نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عیصر | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ معہ محصول سے/

نمبر ۳۵ جلد ۳ | لودیانہ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۷۵ء | قیمت فی پرچہ ۴ پائی

سچے خدا کو چھوڑ دوسرا نہ ماننا | بتوں کی پرستش گھنونی تو جاننا
بیجا تو نہ لینا خداوند کا نام | روز سبت کو پاک جانکر تو نہ آرام
ماں باپ کو خوشدلی عزت تو دینا | نہ خون و خرابی کی راہ کو تو لینا
مکروہ اور گھنونی تو جان زناکاری | کبھی نہیں کرنا تو چوری چکاری

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بقیہ بختیار کے اپنے خیالات

میں تو یہہ سمجھے بیٹھا تھا اور تایا جی جو بڑے دور اندیش مرد ہیں اُن کی باتیں بھی یاد ہیں کہ انگریزوں کی عملداری میں جو نہایت چین اور آرام کا زمانہ ہی تجارت بہت بڑھے گی اور عام آسایش اور بہبودی کی بنیادیں خوب جم جائیں گی کاشتکار اور سب اہل حرفہ اپنی محنت کی روٹی چین سے کھائیں گے طالبعلموں کو تحصیل میں کوئی چیز سدراہ نہ ہوگی۔ رئیس اپنی رعیت پر پرورش کی نظر رکھیں گے اور کنچنوں ڈوم اور بھگتیوں میں روپیہ صرف کرنے کے بجائے بہبودی ریاست کے اسباب مہیا کرنے کو مقدم سمجھیں گے مگر اب وہ بات قایم رہتی نظر نہیں آتی اور معلوم نہیں کہ جب ہمارے لوگ جو حقیقت میں اپنے امن کے آپ دشمن ہیں تلوار اٹھا کے انگریزوں کا مقابلہ

کریں گے تو پھر انجام کیا ہوگا بھلا اگر صدمہ اُٹھاکر یک بیک شکست کھا جائینگے تو کیا جہاز پر اسوار ہو کر کہیں کسی جزیرے میں جا چھپیں گے یا زمین میں شگاف کر کے دھس جائینگے - نہیں بالکل نہیں - بلکہ ضرور ہوگا کہ سلطنت میں فتور انتظام میں خلل ملک کی بربادی اور عام خوں ریزی پھیل جاوے یہہ عام لوگ سپاہی بھی نہیں کہ کچھ نہ کچھ ہاتھ دکھلائے بغیر نہ رہ سکیں بلکہ ان بیچاروں کو تو ہتھیار پکڑنا بھی نہیں آتا پس سوائے اِس کے اور کیا ہے گا کہ بیٹھے بٹھائے مار کھانے اور مارے جانے میں شریک کئے جاویں (خدا محفوظ رکھے اِس بلا سے) اور ان لوگوں میں وہ حوصلہ بھی تو نہیں نظر آتا جس کا ہونا بعض اقوام میں تواریخ کے رو سے ثابت ہے مثلاً انہیں انگریزوں کو دیکھئے کہ ایک زمانہ میں یہہ بالکل وحشی قوم تھے نہ ہتھیار پکڑنا جانتے تھے اور نہ قلم - روم کے عالم اور عقیل جوان مردوں نے جنکے یہاں یونان کے کل علوم وفنون رایج تھے یکایکی ان بیچاروں کو آدبایا سب طرح سے زیر کر کے ان کے جزیرہ پر قبضہ کرلیا مگر ان کو خدا نے ہمت جو دی تو ماتحتی کی حالت میں ہی رومیوں کی راہ روش اور عادات نشست وبرخاست پر نگاہ رکھتے گئے اور اُن کی صحبت میں رہکر تحصیل علم اور تہذیب اخلاق کے فائدے اُٹھاتے رہے اور جب سب باتوں میں اپنے آپ کو طاق کر چکے تو آخر رومیوں کو جواب دے جھٹ پٹ اپنے کھوئے ہوئے ملک پر قبضہ کر بیٹھے اب رومیوں کو گٹھڑی باندھ منہہ سر چھپا اور چل دینے کے سوائے اور کچھ نہ بن پڑا کیونکہ وہ تھوڑے عرصہ سے ایسے آرام طلب اور عیش پسند بن گئے تھے کہ

ہاتھ پاؤں کا ہلانا اُن کے لئے دشوار تھا - پر یہہ حوصلہ اور طبیعت ہندوستانیوں میں کہاں دیکھئے یہہ لوگ برسوں مسلمان بادشاہوں کے تحت حکومت میں رہتے رہے اور اکثروں کو اُن میں سے ہندوستان کی دولت کے نشہ اور عیش وعشرت کے راگ رنگوں نے بے ہوش اور دین دنیا فراموش کر بٹھایا خاص صوبے داراُن کے دہلی کی سلطنت کو جواب دیکر اپنے اپنے صوبوں میں سر خود بن بیٹھتے رہے مگر ان خدا کے بندوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوا کہ اُن لوٹیرے غاصبوں کو ہندوستان کے تختے پر سے نکال کر اپنے موروثی ملک پر آپ قابض ومتصرف ہوجاتا بلکہ یہہ تو اُن سے بھی دو قدم آگے بن پئے مست ہو بیٹھے رہے اور کبھی خواب میں بھی یاد نہیں کیا کہ یہہ ملک کس کا حق تھا اور کس کے ہاتھ میں ہے - اچھا ہوتا اگر ہندو لوگ بالکل وحشی رہتے کیونکہ اُس صورت میں دنیائے جدید کے قدیم باشندوں کی طرح ان یورپیوں کو اپنے ملک میں آتے ہوئے دیکھ دفعتاً غائب تو ہوجاتے وجہ ظاہر ہے کہ ایک پوری مہذب قوم کے سامنے محض وحشیوں کا گذارا محال عقل سمجھا گیا ہے جبشستان اور کئی ایک اور جزایر کی حالت شاہد حال ہے کہ جہاں انگریزوں نے بغرض نوآبادی اپنا قدم رکھا تو اصلی باشندوں نے جھٹ منہہ چھپایا اور ایسے غائب ہوئے کہ کچھ پتہ نہ لگا مگر ہندوستان میں ایسا ہونا یکایکی ممکن نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ یہاں کے باشندے اگر پورے مہذب نہیں تو بالکل وحشی بھی نہیں تہذیب کا دعوی برابر لئے جاتے ہیں اور گو سست رفتار میں مگر پھر بھی غیر قوموں کے علم عقل نشست وبرخاست طرز معاشرت ونیز مذہب کی بھی جہاں تک اُنسے

ہوسکتا ہے آہستہ آہستہ تقلید کرہی چھوڑتے ہیں پہلے پہل جب مسلمان آئے تو ہندوؤں کی بہت سی باتیں انہیں کی سی ہوگئی تھیں ان کی رسم رسوم میں خوراک وپوشاک میں نشست برخاست میں مذہب اور تہذیب اخلاق میں تعلیم وتعلم اور لکھنے پڑھنے میں انشاء اور گفتگو میں اہل اسلام کی صحبت کے سبب بہت کچھ تغیر آگیا تھا پھر سکھوں کے عہد میں ہندو اور مسلمان دونوں نے اُن کی تقلید کی اور اب تینوں ملکر انگریزوں کی برابر پیروی کر رہے ہیں چنانچہ ان دنوں جس قدر بنگال اور ہندوستان میں انگریزی تعلیم کے سبب بعض لوگوں کے خیالات اور اخلاق وغیرہ میں تفاوت ہوگیا تھا اُس سے امید ہوسکتی تھی کہ اب روز بروز ان کی بہتری کی صورتیں نکلتی آویں گی لیکن افسوس کہ اکثر لوگ اِن باتوں کو رفاہ عام سمجھنے کے بجائے اُلٹا باعث نقصان تصور کرنے لگ گئے اور اسی سبب سے چاہتے ہیں کہ سب کو اُبھار کر انگریزوں کے ساتھ لڑانا شروع کردیں فی الحقیقت ہندوستانیوں کی حالت پر سودا کا یہہ شعر میں دشمن جاں ڈھونڈ کے اپنا جو نکالا سو حضرت دل سلمہ اللہ تعالی ہے عین صادق آتا ہے جنکو یہہ لوگ اپنے عین دوست سمجھے بیٹھے ہیں وہی ان کے جانی دشمن نکلے - میں بیچارہ جو نہ تین میں ہوں نہ تیرہ میں اِس مقدمہ میں کیا کرسکتا ہوں - بختیار ابھی اسی سوچ میں آنکھیں مل رہا تھا اور چاہتا تھا کہ اُٹھ کر کہیں باہر جاوے اتنے میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک ہندوستانی وضع مگر پنجابی لباس کا آدمی سر پر ننگی اور نیچے نیلا تہ بند ہاتھ میں لاٹھی تسلی اور لوٹا

قرآن کی تعلیم پر اعتراض

ای عزیز بھائیو اپنی نیکی اور ثواب کا ذکر خدا کے آگے مت کرو اسلئے کوئی نیکی اور ثواب تم میں نہیں پایا جاتا ہو بلکہ اپنے گناہوں کا جو آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں اقرار کرو لیکن قرآن سے مطلق معلوم نہیں ہوتا کہ خدا کس طرح راست اور عادل ٹھہرے اور گنہگاروں کو بخشے اور بچاوے ٭

یہہ بھی واضح ہو کہ جس طرح قرآن میں نجات کے پانیکا طریقہ صاف صاف بیان نہیں کیا گیا اسیطرح اصلی بہشت کا بھی ذکر اُس میں نہیں پایا جاتا سورہ یٰس کی پچپن اور چھپن آیتوں میں دیکھو وہاں لکھا ہو ان اصحٰب الجنۃ الیوم فی شغل فٰکھون ھم وازواجھم فی ظلٰل علی الارائک متکئون لھم فیھا فاکھۃ ولھم مایدعون یعنے تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک دھندے میں ہیں باتیں کرتے وہ اور اُن کی عورتیں سایوں میں تختوں پر بیٹھے ہیں تکئے لگائے اُن کو وہاں اور اُن کے لئے ہو جو مانگ لیں - سورۃ البقر پچیسویں آیت وبشر الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت ان لھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھار کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واُتوا بہ متشابھا ولھم فیھا ازواجٌ مطھرۃ وھم فیھا خٰلدون - یعنے اور خوشی سنا اُن کو جو ایمان لائے اور کام نیک کئے کہ اُنکو ہیں باغ بہتی نیچے اُنکے ندیاں جب اُنکو وہاں کا کوئی میوہ کھانے کو کہیں یہہ وہی ہو جو ملا تھا ہمکو آگے اور اُن پاس وہ آوے گا ایک طرح کا اور اُنکو ہیں وہاں عورتیں ستھری اور اُن کو وہاں ہمیشہ رہنا - سورہ صافات کی ۳۹ سے سینتالیسویں آیت تک - الّا عباد اللّٰہ المخلصین اُولٰئک لھم رزق معلوم فواکہ وھم مکرمون فی جنّٰت النعیم علی سرر متقٰبلین یطاف علیھم بکاس من معین بیضاء لذۃ للشّٰربین لا فیھا غول ولا ھم عنھا ینزفون وعندھم قٰصرٰت الطرف عین کانھن بیض مکنون - یعنے مگر جو بندے اللہ کے ہیں چنے ہوئے جو ہیں اُنکو روزی ہی مقرر میوے اور اُنکی عزت ہی باغوں میں نعمت کے تختوں پر ایک دوسرے کے سامھنے لوگ لئے پھرتے ہیں اُن کے پاس پیالے شراب ستھری کے سفید رنگ مزہ دیتی پینے والوں کو نہ اُن میں سر پھرتا ہی اور نہ اُس سے بہکتے ہیں اور اُن کے پاس ہیں عورتیں نیچے نگاہ رکھتیاں بڑی آنکھیں والیاں گویا وہ انڈے ہیں چھپے دھرے - سورہ صٓ کی ۴۹ - آیت سے ۵۴ تک - ھٰذا ذکر وان للمتقین لحسن مٰاب جنّٰت عدن مفتحۃ لھم الابواب متکئین فیھا یدعون فیھا بفاکھۃ کثیرۃ وشراب وعندھم قٰصرٰت الطرف اتراب ھٰذا ما توعدون لیوم الحساب یعنے یہہ ایک مذکور ہو چکا اور تحقیق ڈر والوں کو ہی اچھا ٹھکانا باغ ہیں بسنے کے کھول رکھے اُنکے واسطے دروازے تکیہ لگائے بیٹھے اُن میں منگواتے ہیں اُن میں میوے بہت اور شراب اور اُنکے پاس عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں ایک عمر کی یہہ وہ ہی جو تم کو وعدہ ملتا ہی دن حساب کے - اور سورہ دخان کی ۵۲ سے ۵۴ آیت تک ان المتقین فی مقام امین فی جنّٰت وعیون یلبسون من سندس واستبرق متقٰبلین ۰ کذٰلک وزوجنٰھم بحور عین ۰ یدعون فیھا بکل فاکھۃ اٰمنین یعنے بیشک ڈر والے گھر میں ہیں چین کے باغوں میں اور چشموں میں پہنتے ہیں پوشاک ریشمی پتلی اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامھنے اسی طرح اور بیاہ دیں ہم نے اُنکو گوریاں بڑی آنکھوں والیاں منگواتے ہیں وہاں ہر میوہ جمع خاطر سے - سب لوگ جانتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ جو کوئی آدمی دل وجان سے خدا کی بندگی کرتا ہی اور اُسکی محبت میں رہتا ہی اور اُسی کو دل وجان سے چاہتا ہی فروتن اور رحیم اور پاک دل ہی - وہ عمدہ عمدہ کھانے شراب میووں اور حوروں پر دل نہیں لگاتا کیونکہ یہہ خوشیاں سب شہوت پرستوں عیاشوں فاحشوں کو پسند آتی ہیں - یہہ تعجب کی بات ہی کہ خدا ایسا بہشت بناوے جو نیک لوگوں کی خواہش کے برخلاف ہو اور بڑے شریر آدمیوں کی مرضی کے مطابق ہو - انجیل میں تو صاف صاف لکھا ہی کہ بہشت کی خوشیاں جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہیں - شاید مسلمان کہیں گے کہ انجیل کو بے ایمانوں نے خراب کر دیا ہی - مگر بڑے تعجب کی بات ہی کہ خدا تعالیٰ ایک نئی کتاب میں لکھوائے کہ بہشت کی خوشی میرے اور فرشتوں کے برخلاف ہی اور شریر آدمیوں کے مطابق ہی یعنے ریشمی کپڑے پہننے گوشت کھانے شراب پینی اور خوبصورت حوروں کی صحبت میں ہی -

باقی آئندہ

منقولات

از مخزن مسیحی

درس درباب تثلیث

جو

شہر الہ آباد میں ۱۰ جون ۱۸۷۵ء کو پادری جے جے کلیب صاحب نے منشی محمد زمان خان صاحب کے مکان پر ہندو اور مسلمانوں کے سامھنے دیا گیا ۔

بشیم الوہا الوہیم

محبّو ۔ اِس احقر کو اس وقت جس بات کو کہ آپ لوگوں کی خدمت عالی میں پیش کرنا ہی وہ مسئلہ تثلیث ہی لیکن چونکہ ہم مسیحیوں کا ہر ایک عرض کے پھیلانے کے لئے کلام الہی جوہر ہی اس لئے یہہ خادم بھی اُسی میں سے ایک یا دو آیات جوہری کو نکال کے آپ لوگوں کی خدمت میں مسئلہ تثلیث کی بنیاد کے نسبت پیش کرکے آگے بڑھیگا

تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح قدس اور یہہ تینوں ایک ہیں ۔ اور تین ہیں جو زمین پر گواہی دیتے ہیں روح اور پانی اور لہو اور یہہ تینوں ایک پر متفق ہیں ۔ یوحنا کا پہلا خط پانچ باب ۷ و ۸ آیات

اب غور کرنے کی جا ہی کہ بعض مقدمات ایسے ہیں جو اپنی ذات ہی سے ظاہر اور قابل فہم ہیں یہاں تک کہ اُن سے ناواقف ہونا یا بغیر تحقیق کئے اُن کو یقین کر لینا ایک زندہ گویا اور ناطق کے لئے گویا جہالت اور غفلت کا نشان ہی ۔ اور بعض ایسے ہیں جو بعید القیاس اور غیر مفہوم ہیں اُنکے باب میں تقریر محکم سے تکلم کرنا بھی اسنکبار کی علامت ہی ۔ پس الہی وجود کی کیفیت بھی ایسی ہی شی ہی کیونکہ وہ بلاشبہ ہماری عقل و فہم کے احاطہ سے بیرون اور قیاس و وہم کے دایرہ سے افزون ہی ۔ لہذا اُس کی ماہیت کے اسرار اور اُس کی ذات کے غوامض کو عقل کے زور سے جان لینا امر محال ہی ۔ اور کاش اگر ہم لوگوں کی ہدایت و راہنمائی کے لئے کتاب مقدس یعنے خدا تعالی کا کلام برحق نہ پہنچتا تو صرف مسئلہ تثلیث کیا بلکہ اُس کی جملہ صفتیں بھی ہم سے پوشیدہ و غایب رہتیں ۔ اور کلام کے ہونے پر بھی ہم یہہ کہتے ہیں کہ کوئی انسان جرات و دعوی کرکے ہرگز یہہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے خدا تعالی کی ذات کو دریافت کر لیا اور اُس کی ماہیت کو بالکل معلوم کر لیا یا اُسکی تہہ کو پا لیا اور میں قطعیا کہہ سکتا ہوں کہ اُس کی ذات میں تین اقانیم ممکن نہیں ہیں ۔ پس عقل محدود و قیاس بے سود میں یہہ تاب و توان کہاں کہ ذات مطلق و مُغیاب و بے منتہا کے ادراک کا دعوی کرے یا اُس کی ماہیت کے اسرار کو بیان و عیاں کر سکے کہ میں نے ماہیت ذات الہی کو دریافت کر لیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ ناممکن ہی کہ ذات الہی ایسی عجیب و غریب و لا مثال و لا نظیر ہو کہ باوجود اقانیم ثلاثہ کے وہ واحد ہی ۔ پس اِس بات میں عقل عاجز و قاصر اپنی نارسائی کے نسبت صاف صاف یہہ شہادت دیتی ہی اور ادراک ذات و اسرار ماہیت سے انکار بحث کرکے یہہ کہتی ہی ۔ کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را اور کسی اور بزرگ کا مقولہ ہی یعنے

خدایا منزہ ذات ما م خلق ۔ تو خلاق ارواح و اجسام خلق
چو ادراک صنعت فرانیم ما ۔ کجا درک ذاتت توانیم ما
خیال و گماں فہم و وہم و قیاس ۔ چو نتواں برہ بے بدرک حواس
جہان آفریں را چہ داند کہ چیست ۔ شناسائے کہ جلال تو کیست

علاوہ اِس کے خود کلام الہی میں بھی یوں آیا ہی کہ کیا تو اپنی تلاش سے خدا کو پا سکتا ہی ۔ یا کیا تو قادر مطلق کے کلام کو پہنچ سکتا ہی ۔ وہ تو آسمان سے بھی اُونچا ہی تو کیا کر سکتا ہی ۔ پتال سے نیچا ہی تو کیا جان سکتا ہی اُس کا ماپ زمین سے لنبا اور سمندر سے چوڑا ہی ۔ پس ظاہر ہی کہ الہی وجود کی کیفیت ایک ایسی شی ہی کہ انسان کے قیاس و دریافت سے باہر ہی ۔ اظہار اُس کا صرف الہام ربانی پر موقوف ہی اِس لئے ہم سبھوں پر لازم و مناسب ہی کہ اپنی بحث و عقل کی تکبری کو چھوڑ کر ادب اور صدق دل سے تحقیق کریں کہ خدا نے اُس کے حق میں کیا کیا اظہار کیا ہی ۔ کیونکہ اگر کوئی گمان بیجا اور اپنی ناقص عقل پر تکیہ کرکے خدا کو ڈھونڈھا چاہے تو وہ اُس وقت اُس کی فایدہ پر حکمت اور دانش کی حماقت پر ہنستے ہوئے اُسی یہہ کہتا ہی کہ اے نادان او ہجائی انسان کس نے خدا کی روح کو تربیت کیا ہی یا اُس کا مشیر ہو کے اُسے سکھلایا ہی اُسنے کس سے مشورت لی ہی اور اُسے معرفت کی راہ بتائی اور حکمت کی راہ اُسے دکھائی ہی ۔ اشعیا ۴۰ باب ۱۳

اِس لئے جو بات کہ قیاس سے باہر ہی ہماری عقل کا کام نہیں کہ اُسے جھٹلائے یا اُسکو بے موقع ٹھہرائے بلکہ اِس کے برعکس عقل سلیم کا فرض یہہ ہی کہ اس کو تحقیق کرے اور اِس بات کو ڈھونڈ نکالے کہ کس طرح سے اور کہاں تک خدا نے انسان پر اپنی مرضی کا اظہار کیا ہی ۔ اور جب انسان اسبات کا طالب ہو کے خوض کرتا ہی اور اپنی عقل کو ناقص ارادوں کے عیوض میں نیک ارادوں کے لئے کام میں لاتا ہی تب وہ اُس کلام ربانی میں جس کو خدا نے اپنی

بڑی رحمت سے انسان کو دیا ہی یا یہہ لکھا ہوا پاتا ہی کہ باپ اور کلام اور روح القدس آسمان پر ہیں اور یہہ تینوں اپنی احدیت پر دلالت کرتے ہیں - لیکن اُس نے یہہ نہیں لکھا ہی کہ یہہ تینوں کیونکر اور کس طرح سے ایک ہیں یا یہہ ایک کیونکر تین ہو سکتے ہیں - پر شاید کوئی اپنے فہم ناقص میں یہہ سوال کرے کہ میں تو اِس رازِ مخفی کو سمجھ سکتا تھا کیوں خدا نے اسکو تفصیلاً نہیں لکھوایا - اِس کے جواب میں ہم یہہ کہتے ہیں کہ اے گمان بیجا لیجانے والے انسان اور اے خاک کے بنے ہوئے پتلے یہہ ایک راز ہی جسکو تو ہرگز حل نہ کر سکے گا یہاں تک کہ ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ تو اِس بات کے فہم میں قاصر اور تیری زبان اِس بیان میں عاجز ہی - اور کیوں عاجز ہی - اِس لئے کہ حق تعالیٰ کے لئے اِس بات کا معین کرنا کہ فلانی بات کا اظہار تجھ پر واجب ہی اور فلان کا الہام و اظہار غیر واجب اور خلاف قیاس ہی تیرا کام نہیں ہی

اِس کے سوا ہم یہہ کہتے ہیں کہ مسئلۂ تثلیث کے راز کو جاننا تو درکنار اِسی دنیا میں بہتیری ایسی چیزیں ہیں جنکی اصل حقیقت کا پتا و سراغ پانا انسان کی عقل سے بعید ہی - تب کیا اِس کے رو سے ہر ایک پر یہہ لازم ہوا کہ جو بات اُس کی سمجھ کی طاقت سے باہر ہی وہ اُسکو ہمیشہ رد کرے اور بے موقع ٹھہرائے ہرگز نہیں - کیونکہ ہر ایک انسان کے چاروں طرف بہت سی باتیں ہیں جن پر وہ یقین لاتا اور عمل بھی کرتا ہی - لیکن وہ اُن کا قیاس اور بیان نہیں کر سکتا ہی - مثلاً بڑے بڑے درختوں کا ایک ادنیٰ بیج سے ہونا اور رطوبت کے وسیلہ سے اُن کا پرورش پانا - لڑکے کا ماں کے رحم میں ایک ادنیٰ شے سے صورت انسان کو پانا اور بڑھنا پیدا ہوتے ہی اپنی مادر مشفقہ کی چھاتیوں کی طرف رجوع لانا انڈے میں بچے کا بن جانا کھانے کا معدے میں جانا اور وہاں سے خون ہوکر ہڈی گوشت اور بال وغیرہ کو ترقی دینا - ہوا کو معلوم کرنا پر اُس کی حقیقی صورت سے لاعلم رہنا روح کا جسم میں ہونا پر اُس کے حقیقی جائے مقام اور علاقہ کو نہ جاننا انسان کا سونا اور جاگ اُٹھنا کیڑی سے تتلی کا بن جانا وغیرہ

اب گو کہ انسان اِن کل چیزوں کی حقیقت کے جاننے میں عاری و عاجز ہی تو بھی وہ ان سب باتوں کے اِس طرح پر ہونے اور اُن کے وجود پکڑنے کو انکار ورد نہیں کر سکتا ہی - پس قادر مطلق کی ذات کا حال بھی ایسا ہی ہی بلکہ نا ممکن ہی کہ کوئی انسان اُس کے کلام کی حقیقت کو جان لے - فرشتے جو رات دن اُس کے حضور میں حاضر رہتے ہیں وہ بھی حیران اور اُس کی ذات کی حقیقت کی تہہ لینے میں عاجز و ساکت ہیں - ہاں اکثروں نے طبعی عقل کے زور سے قادرِ مطلق اور اُس کی تثلیث فی الواحدت کے بھید کو جاننے چاہا پر خاموش اور حیران ہو نادم اور شرمندہ ہوئے بلکہ ذکر ہی کہ سلاطین سلف میں سے کسی سلطان نے خدا کی نسبت اور اُس کے کلام کے جاننے کی بابت کسی عالم سے سوال کیا - سوال کے سنتے ہی اُس بیچارے کے حواس اُڑ گئے اور بادشاہ کے سوال کی نسبت بجز اِسکے کہ وہ اُس کے جواب دینے کے لئے مہلت مانگے اُس سے اور کچھ نہ بن پڑا - بادشاہ نے اسکو مہلت دی لیکن اُس عرصہ میں اُس سے پھر بھی نہ ہو سکا جب وہ عرصہ بھی گذر گیا تب وہ پھر دربار شاہی میں حاضر ہوا اور دست بستہ ہوکر مہلت کا خواستگار ہوا - بادشاہ اُس پر بھی راضی ہوا اور اُسکی عرض کو منظور کر اُس کو خوشی سے رخصت کر دیا لیکن جب یہہ وقت بھی تمام ہو چکا اور اُس کی عقل اور علم نے کچھ یاری اور مددگاری نہ کی تب شرمندہ ہو وہ بادشاہ کے حضور میں گیا اور اُس کے قدموں پر گر کر کہنے لگا کہ سلطان عالم میں اِس بات میں بالکل حیران ہوں جتنا میں خدا کے جاننے میں ڈوبتا ہوں اور اپنی حکمت کے مرکب کو اُس کی طرف موڑتا ہوں اُتنا ہی میں مشکل اور پریشانی میں حیران و مبتلا ہوتا ہوں اور میری حکمت کا گھوڑا لنگ کھاتا ہی اے بادشاہ سلامت گو میں اُسکی ذات مغیاب کے راز کی حقیقت کو دریافت نہیں کر سکتا پر بعاجزی تمام اتنا جانتا اور مانتا ہوں کہ ایک ہی اکیلا اور زندہ خدا ہی جو کل خلق اللہ کی عبادت کے لائق ہی - ایسے ہی اے صاحبو ہم مسیحی بھی تثلیث کے پورے قد کا اظہار اپنی ناقص عقل سے بعینہٖ نہیں کر سکتے پر کلام کے وسیلہ واحد خدا میں تثلیث فی التوحید کو سرنگون ہوکر مان لیتے ہیں - کیونکہ یہہ ایک راز ہی جو انسان کی سمجھ سے باہر ہی - اور رسول مقبول نے بھی اس کے حق میں یوں ہی فرمایا ہی کہ بالاتفاق دینداری کا بڑا بھید ہی خدا جسم میں ظاہر کیا گیا روح سے راست ٹھہرایا گیا فرشتوں کو نظر آیا غیر قوموں میں اُس کی منادی ہوئی دنیا میں اُس پر ایمان لائے جلال میں اُٹھایا گیا - پہلا تمطاؤس ۵ باب ۱۶

پھر عالم مذکور کی طرح ایک اور مسیحی بزرگ تھا جس کا نام آگسطین تھا جو فی الحقیقت اپنے زمانہ میں علم الاہیت کے جاننے میں اپنے ثانی و نظیر نہ رکھتا تھا - ذکر ہی کہ ایک دن وہ اپنے علم کی دیوانگی میں پڑ کے تثلیث فی التوحید کے بھیدوں کو اور زیادہ جاننے کے

نے نکل کھڑا ہوا - چلتے چلتے آخر کو وہ ایک سمندر کے ساحل پر جا پہنچا جہاں وہ راز مخفی پر غور کرتے ہوئے سیر سمندری کرنے لگا - جب وہ یوں بحر غور میں ڈوبا ہوا اِدہر اُدھر پھرتا تھا تب اتفاق سے اُس کی نگاہ ایک لڑکے پر پڑی جو دور کنارہ پر بیٹھا ہوا ایک انڈے کے چھلکے سے سمندر کا پانی ایک گڑھے میں بھر رہا تھا اگسطین نے اُس کے پاس جا کر اُسکو اپنے کام میں ہمہ تن مشغول دیکھ کر اُسے بڑی نرمی اور محبت سے پوچھا کہ اے ہردل عزیز تو یہہ کیا کر رہا ہے - لڑکے نے اپنی میٹھی آواز سے اُس کو جواب دیا اور کہا کہ میں اِس چھلکے سے اِس بڑے سمندر کو اِس چھوٹے سے گڑھے میں بھر رہا ہوں - اِس پر اگسطین نے اُسے بے ساختہ جواب دیا اور کہا کہ ارے لڑکے تو کیسا نادان ہے اگر تو برسوں اِس کام میں محنت کرے تو بھی تو یہہ نہ کر سکے گا - اِس بات کو سنتے ہی اُس لڑکے نے اُس کی طرف بغور دیکھا اور مسکرا کر کہا کہ اے اگسطین کیا تو اِس ذری سی کھوپری کو لیکر نکلا ہے کہ الاہیت کے سارے بھیدوں اور تثلیث کے کل کمالوں کو اپنی عقل کے تنگ ظرف میں بھر لے - اگر تو اِس میں برسوں محنت کرے تو جیسا میں اِس سمندر کو اِس گڑھے میں نہیں بھر سکتا ہوں ویسا ہی تو بھی ذات بے منتہا کے رازوں کو اِس عقل سے نہیں پا سکتا ہے - اتنا سنکر اگسطین نہایت ہی شرمندہ ہوا اور اپنے گھر کی راہ لی

اب اے صاحبو اِن دو حوالوں کے پیش کرنے سے میری منشا یہہ ہے کہ اگر خدا ہماری عقل کے بارہ میں آ جائے تو وہ پھر خدا نہ رہے گا بلکہ انسان فانی سے بھی چھوٹا ہو جائیگا - باقی آیندہ

کتاب مہر درخشاں

ہم نے اُردو کی دوسری کتاب کا ترجمہ موسوم بہ مہر درخشاں دیکھا ترجمہ سلیس با محاورہ مطلب موافق مطلب پایا فی الحقیقت یہہ کتاب لاجواب باعتبار نزاکت الفاظ اور فصاحت کلمات کے اسم بامسمی اِس کے مترجم مولوی مہر بخش صاحب مدرس مدرسہ مہر گستر لاہور میں جنہوں نے کمال عرق ریزی اور جان فشانی سے اُردو کو فارسی پیرایہ بخش کر ہر فقرہ فارسی کو اصل عبارت اردو سے ایسا توافق اور تطابق دیا کہ مافوق متصور ہو چنانچہ کتاب کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ باوجود رعایت ضوابط ترجمہ نویسی کے ایسے زیادہ تر مطلب کو بہ تصریح و توضیح ادا کرنا خیلے دشوار بلکہ ناممکن ہے الحق عبارت کی شوخی جناب موصوف کی کمال لیاقت اور طلاقت پر شاہد اور دال ہے الفاظ ایسے مانوس طبع ہیں کہ قوت ناطقہ اور سامعہ کو اُنکے سننے اور پڑھنے سے ایک طرح کی کیفیت اور مذاق حاصل ہوتا ہے لہذا اِس بدیع الاسلوب مرغوب القلوب تحریر کے مشاہد اور معاین کو جناب مترجم کا ثناخوان ہونا نہایت احسن و مستحسن اور قریب بالنصاف ہے کیونکہ فی الواقع جناب مترجم کی کوشش بلیغ اور سعی بالیغ قابل تحسین و آفرین ہے اور چونکہ یہہ کتاب علاوہ عام فہم ہونے کے محاورات فارسی سے پُر بھی اِسلئے اِس کا رایج ہونا مدارس سرکاری میں خالی از فوائد نہیں فقط راقم چراغ الدین مدرس اول مشن سکول لودیانہ

اگاہی

ہم اُن صاحبان اخبارات کو آگاہ کرتے ہیں کہ جو صاحب ایک ایک لفافہ اور آدہ آنہ کے محصول میں دو اخبار روانہ کر دیتے ہیں یہہ قاعدہ ضابطہ سرکار سے بعید ہے - پہلے جو ہم نے ایک اخبار کے مالک کو جس نے ہمارے پاس تین پرچہ جداگانہ نام کے ایک ہی لفافہ اور آدہ آنہ میں روانہ کئے تھے آگاہ کیا تو وہی صاحب نہایت ہی ناراض ہوئے -

خیر ہمارا قاعدہ ناراضگی کا نہیں ہے سو اب یہہ آگاہ کرتے ہیں کہ اِس میں سرکار کا سراسر نقصان ہے - ہم ہرگز نہ بولتے مگر یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ مال مسروقہ کا خریدار بھی سارق ہوتا ہے -

کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ ایک لفافہ میں دو نام کے اخبار روانہ کئے جاویں

یہہ بھی واضح ہو کہ اگر ہمارے پاس کوئی صاحب آیندہ کو دو اخبار ایک لفافہ آدہ آنہ میں بھیجے گا تو ہم اعلیٰ عہدہ دار ڈاکخانہ کی خدمت میں بھیجنا اپنا فرض سمجھینگے پھر کوئی صاحب شکایت نہ کرے

اخبارات ملکی وولایتی

نیک صلاح - ایک ہمارے عنایت فرما انبالہ کے پادری صاحبوں کو یہہ صلاح دیتے ہیں کہ تحصیل کھرڑ کے قرب وجوار میں انجیل کا واعظ بہت ہی کم ہوا ہے اور وہاں کے باشندگان گمراہی کی تاریکی و گناہ کی غلامی اور موت کے ملک و سایہ میں اپنی زندگی کو تمام کرتے جاتے ہیں اِس لئے انبالہ کے پادری صاحبان سے ہماری درخواست ہے کہ

اگر ممکن ہو تو قصبہ منوکی و مٹی فرزعہ و کھرڑ و گرالی وسیوال وغیرہ میں انجیل کے ایک ایک مناد کو ہمیشہ کے لئے مقرر فرماویں تا کہ منادِ انجیل جلیل کا وعظ کر کے غیر قوموں پر حقیقی آفتاب کی روشنی چمکاویں

ہمارے عنایت فرما کو معلوم ہو کہ کھرڑ میں ایک مناد مقرر کیا گیا ہے اور باقی قصبات کے واسطے تجویز ہو رہی ہے

اصطباغ — تحریر آمدہ رڑکی سے معلوم ہوا — کہ منشی جھیلا لال صاحب میر منشی رجمٹ ۵۵ مقیم رڑکی نے ہفتہ گذشتہ میں دین مسیحی کو تحقیق کر کے اصطباغ پایا — اب اُن کا نام برتھامیو رکھا گیا ہے

قبول دین حق نصیر آباد سے ایک صاحب رقم طراز ہیں کہ یہاں ایک جوگی عرصہ سے دین حق کا متلاشی تھا — اب بعد کامل تحقیق کے مذہب عیسوی کو سچا دین پایا اور ہفتہ حال میں قبول کیا

روسیوں کی شکست — بذریعہ تاربرقی ۲۱ - اگست لنڈن کی خبر آئی کہ روسیوں کی فوج خان کوہ قند سے میدان کارزار میں صف آرا تھی کہ دفعتاً اُن کو باغیوں نے شکست دی —

معلوم ہوتا ہے کہ باغی مقابلے میں بکثرت اور پرجوش ہیں — جنہوں نے یہہ میدان اپنے ہاتھ رکھا — اب روس کے جنرل کاف مین صاحب باغیوں کے سزا دینے کے لئے دوسری مہم طیار کر رہے ہیں — غالباً انجام کار روسی ہی خان کوہ قند پر غالب آئیں گے کیونکہ روسیوں کا پچھا بھاری اور خان کا ہلکا ہے —

قیدیان کلکتہ سے خبر آئی کہ دو قیدی قوم کوکا کے صاحب سنگ اور خان سنگ جو عدن کو بھیجے گئے تھے اب وہ ہزاری باغ کے انگریزی جیل خانہ کو تبدیل ہوئے — بدستور ۶۵ روپیہ ماہوار وظیفہ ملا کرے گا

انڈین مرر بیان کرتا ہے کہ آیندہ سے دہلی کے شاہزادے اور ہم قیدی قوم کوکا کے برہما میں رہا کرینگے اِنکے رہنے کے لئے وہاں جگہ تجویز کی جائیگی

شملہ ۔ ۱۹ - اگست کو نواب گورنر جنرل کشور ہند کی کونسل منعقد ہوئی — مسٹر ڈگلس فورسیتھ صاحب نے مسودہ ترمیم قانون سنٹرل اضلاع کا جو لب رائج ہے پیش کیا کونسل کی تجویز سے وہ خاص کمیٹی کو بدیں غرض سپرد کیا گیا کہ کمیٹی موصوف اُس کی رپوٹ کرے —

سر ولیم میور صاحب نے کونسل سے اجازت مانگی کہ مسودہ ترمیم قانون افیون کا واسطے رواج ہندوستان کے بنایا جاوے کونسل نے اِس درخواست کو منظور کیا —

یارقند جو ڈاک اخیر میں یارقند سے روانہ ہوئی اُس پر کوئی نہ کوئی آفت پڑی ہے یا تو وہ کسی دریا میں بہ گئی یا کسی پہاڑ کے نیچے دب گئی کیونکہ آج تک یہہ بات دریافت نہیں ہوئی کہ مسٹر شا صاحب یارقند سے چلے کہ نہیں — اگر کوئی شخص یہہ بات کہے کہ بوجہ برف کے گھاٹیاں مسدود ہیں تو غلط ہے آج کل برف باری نہیں ہوتی ہے پھر نہیں معلوم کہ کیا وجہ ہے اور ڈاک کا لانے والا کہاں بہ گیا ہے —

برودہ لوگوں نے اس باب میں بہت غل و شور مچایا کہ گورنمنٹ گیکوار معزول کو روپیہ اسقدر نہیں دیتی ہے کہ وہ اپنی عرضی پارلیمنٹ میں پہنچاویں — سرکار کو کچھ عذر نہوتا اگر ملہر راؤ اپنے ذاتی صرف سے روپیہ اوٹھاتے — اب البتہ عذر ہے کیونکہ برودہ کے خزانہ سے روپیہ دیا جاوے گا اور خزانہ کا یہہ حال ہے کہ وہ پہلے ہی وکیلوں کی مصارف میں لٹ گیا — لہذا گورنمنٹ کو نا منظور ہے کیونکہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو لیا اور اب جو ہوگا معلوم ہے یعنے کچھ بھی نہیں —

جھیند راجہ صاحب ریاست جھیند نے وہ محصول پرمٹ معاف فرمایا جو اب تک علاقہ دادری میں لیا جاتا تھا —

کونین ملک سکم ......۴ درخت جنکو دے کے جنسے کونین پیدا ہوتی ہے لگائے گئے تھے فی الحال ......۷ درخت موجود ہیں — حقیقت میں بہت ترقی ہوئی ہے

انسداد بردہ فروشی — اخبار الجوایب میں مرقوم ہے کہ خدیو مصر نے بردہ فروشی کے انسداد میں اہتمام بلیغ کیا ہے — بیش قرار تنخواہ کے آدمی اِس کام پر مامور کئے گئے ہیں وہ بلاد نامی قلمرو مصر میں لونڈی غلاموں کے خرید و فروخت کے مانع ہوئے ہیں یقین ہے کہ اگر یہی رنگ رہا تو آیندہ کوئی بھول کے بھی لونڈی غلام نہ لے گا —

جیپان سنا گیا ہے کہ جیپان میں ایک ایٹلین سکول واسطے سکھلانے فن مصوری کے ایجاد ہوا ہے —

دلی کی بلا بلّی پر ٹلی — پندرہ روز کے اندر دہلی میں ہزاروں بلیاں مر گئی ہیں کچھ ایسی قسم کی بیماری اُن میں پھیلی ہے کہ چھینک آتی ہے اور دم

جاتا ہی-

آمد شاہزادہ ولی عہد بہادر انگلستان

در بنولا ایک سرکلر فارن ڈپارٹمنٹ سے جاری ہوا ہی گورنمنٹ نے تخفیف مصارف سرکاری وزیرباری رؤسا کی نظر سے تحایف بہ قاعدہ معینہ سابق لینے دینے کا طریقہ موقوف کیا ہی الا رؤسا کو اپنے ملک کی شی عمدہ نذر دینے کا اختیار دیا ہی اور اُس کے لیے کا وعدہ ہوا ہی شاہزادہ صاحب کی جانب سے ولایت کی کوئی شی کسی رئیس کو نہ دی جائیگی اس سے یہہ فایدہ ہی کہ رؤسا کو لاکھوں روپیہ تحایف میں صرف کرنے کی نوبت نہ آئے گی ناظرین کو بہ معاینہ سرکلر ذیل کے منشا سرکار سے آگہی ہو جائے گی +

سرکلر نمبری ۲۱۷۹ مرسلہ سی یو ایچیسن صاحب بہادر

سی ایس آئی سکرٹری گورنمنٹ انڈیا ۱۵ - اگست ۱۸۷۵ء

فارن ڈپارٹمنٹ پولیٹکل

مجھ کو حضور ویسرائے گورنر جنرل باجلاس کونسل نے حکم دیا ہی کہ احکامات وہدایات مندرجہ ذیل دربارہ دینے و لینے تحایف ہندوستانی رؤسا کے جو ہنگام تشریف آوری عالی جناب شاہزادہ ویلس بہادر ظہور میں آئیں گے آپ کو اطلاع دوں

دفعہ ۲ حضور ویسرائے گورنر جنرل بہادر چاہتے ہیں کہ رؤسائے ہندوستانی کے مصارف جو کلکتہ و بمبئی یا دوسرے مقام پر طلب ہوں جہاں تک ممکن ہی محدود رہیں لہذا حضور ویسرائے کا ارادہ ہی کہ کہیں دربار نہ کریں پس درباروں میں جو تحایف پیشکش کئے جاتے ہیں رؤسا اُس کے فکر سے فارغ البال رہیں مگر دوسرے طرز سے ویسرائے بہادر رؤسا سے ملاقات فرمائیں گے اور حسب قاعدہ باز دید کے طریقے بھی عمل میں آئیں گے

دفعہ ۳ خسرو عالی جاہ شاہزادہ ویلس بہادر بھی حسب قاعدہ ہر ایک رئیس سے ملاقات فرمائیں گے اور اُن کے فروکش پر تشریف لے جائینگے مگر تحایف حسب دستور سابق دربار نہ دئے جائیں گے نہ لئے جائیں گے +

دفعہ ۴ یقین ہی شاہزادگان و رؤسائے ہند جنکی ریاستوں میں کوئی عمدہ چیز بنائی جاتی ہو اگر وہ اُس کو نذر دیں گے تو شاہزادہ عالی جاہ بپاس خاطر قبول کریں گے +

دفعہ ۵ حضور ویسرائے گورنر جنرل بہادر بھی ایسے تحایف کی نسبت ممانعت نہیں کرتے ہیں اگر رؤسا چاہیں شاہزادہ عالیجاہ کو تحائف نذر کریں حضور ویسرائے خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کے تحایف قیمت مناسب سے زیادہ نہوں گے

دفعہ ۶ اِن تحایف کی نسبت ویسی کارروائی نہ ہوگی جیسی توشک خانہ گورنمنٹ میں ہوا کرتی ہی لیکن یہہ تحائف ایسے عمدہ و نفیس ہوں کہ شاہزادہ عالی جاہ اُن کو تحفہ سمجھ کے اپنے پاس رکھیں

دفعہ ۷ مناسب ہی رؤسائے ہند قسم اور قیمت اشیار تحایف سے پہلے پولٹیکل ایجنٹ یا اور افسر کو جس کے ذریعہ سے رسل و رسایل ہو اطلاع کریں کہ وہ حضور شاہزادہ والاجاہ کا منشا نسبت اُن اشیا کے دریافت کرلیں +

دفعہ ۸ علاوہ اُس قسم کے تحایف کے جنکا ذکر دفعات مذکورہ بالا میں ہوا ہی اور کوئی شی شہزادگان و رؤسائے ہندوستان کی جانب سے نہ لئے جائنگی

روس و روم

سینٹ پیٹرزبرگ سے خبر آئی ہی کہ سلطان روم آج کل مذہبی جوش و خروش سی اِس باب میں بڑی کوشش کر رہے ہیں کہ مذہب کے لحاظ سے کل مسلمان ایک دل ہو جاویں اور اِسی بات کی ہر ایک کو تلقین اور تعلیم دیجاتی ہی — روسیون کا خیال بھی اِس طرف رجوع ہوا ہی پس روسیوں کو احتمال ہی کہ ایسی ہی کارروائی سلطان روم نے کی تو وسط ایشیا میں بڑا فتور ہوگا +

لودیانہ

دو ہفتہ سے یہاں بارش بالکل نہیں ہوئی — گرمی پھر بہ شدت پڑنے لگی آفتاب کی حدت اور دھوپ کی شدت ایسی ہی کہ باہر نکلنا مشکل ہی —

یہاں کے تمام ہندو سُناروں نے پندرھوین دن ایک پنچایت مقرر کی ہی اور اُس دن کوئی دکان کھولنے نہیں پاتا مگر یہہ عہد ہی کہ جو دکان کھولے گا وہ برادری سے خارج ہوگا شہر کے باہر یہہ لوگ دو مرتبہ اکٹھے ہوئے اب تک کوئی خاص بات اِس پنچایت کی معلوم نہیں ہوئی ہی

اطلاع

مشتریان اخبار نور افشاں کی خدمت میں التماس ہی کہ براہ مہربانی قیمت اخبار بقایا و پیشگی جن جن صاحبان کی طرف باقی ہی مرحمت فرماویں —

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا